صرف ٹوپی پہننے کی کراہت نہیں ثابت ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی استعمال فرمایا کرتے تھے امام ابن القیم زاد المعاد میں فرماتے ہیں وکان یلبسھا (ای العمامۃ) ویلبس تحتھا القلنسوۃ وکان یلبس القلنسوۃ بغیر عمامۃ ویلبس العمامۃ بغیر قلنسوۃ انتھی (ص ۳۴ ج ۱) اور جامع ترمذی ص ۲۱۱ ج ۱ میں ہے عن ابی یزید الخولانی انہ سمع فضالۃ بن عبید یقول سمعت عمر بن الخطابؓ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشھداء اربعۃ رجل مومن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک الذی یرفع الناس الیہ اعینھم یوم القیمۃ ھکذا ورفع راسہ حتی وقعت قلنسوتہ فلا ادری قلنسوۃ عمر اراد ام قلنسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث۔ اور جامع صغیر للسیوطی میں ہے۔ کان (صلے اللہ علیہ وسلم) یلبس القلانس تحت العمائم وبغیر العمائم ویلبس العمائم بغیر القلانس وکان یلبس القلانس الیمانیۃ الحدیث (الرویانی وابن عساکر عن ابن عباس) اور صحیح بخاری شریف میں ہے۔ وضع ابواسحٰق قلنسوتہ فی الصلوۃ ورفعھا۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ ابواسحٰق سبیعی جو کبار تابعین سے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے استاذ ہیں اور اڑتیس صحابیوں سے حدیث روایت کی ہے نماز بھی صرف ٹوپی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

(۳) بیشک ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان وغیرہ میں حدیث مذکور کے اندر لفظ نکاح کی تصریح نہیں ہے لیکن علامہ بغوی نے شرح السنہ میں جو روایت ذکر کی ہے اس میں صراحۃ لفظ نکاح موجود ہے۔ ثانیاً احتمال ہے کہ لفظ "حاجۃ" سے مراد نکاح ہی ہو کیونکہ نکاح ہی کے موقع پر اس خطبہ کا پڑھنا خلفاً عن سلف مروج ومعمول ہے۔ ثالثاً سورہ نساء والی آیت نکاح کے زیادہ مناسب ہے۔ کما لا یخفی علی التامل۔ رابعاً نکاح کے موقعہ پر اس خطبہ کو ضروری اور لازم اور شرط سمجھکر نہیں پڑھا جاتا کیونکہ نکاح کے وقت ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ پڑھنا نکاح کے صحیح ہونے کے لئے شرعاً لازم اور شرط نہیں ہے۔ کما یدل علیہ حدیث سھل بن سعد الساعدی عند الشیخین وغیرھما فی المرءۃ التی وھبت امر نفسھا للنبی علیہ السلام ثم انکحھا برجل فقال قد زوجتکھا بما معک من القرآن وحدیث رجل من بنی سلیم قال خطبت الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم الحدیث عند ابی داود واما الجھلۃ والعوام فھم محذورون و لیس فعلھم وفھمھم دلیلا وحجۃ علی شئ سورہ احزاب کی آیت مذکورہ فی الحدیث اگرچہ قرأت حفص میں دو شمار کی گئی ہے لیکن مصحف ابن مسعود میں ایک آیت شمار کی گئی ہے جو "قولا سدیداً" کے بجائے "فوزاً عظیما" پر ختم ہوئی ہے۔ کما یدل علیہ روایۃ الترمذی وقولوا قولا سدیداً الآیہ وکما یدل علیہ مارواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القنوت (بسندہ) عن عائشۃ ما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر الا سمعتہ یقول یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیداً الآیہ۔ غریب جدا (تفسیر ابن کثیر)

(۴) الظاھر ان قولہ "من سمع" خطاء من الناسخ والصواب من ضرب ولا بعد فی کون ذلک من